



سوال

(238) سحری دیر سے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلوع فجر سے کافی وقت پہلے سحری کھا کر سوجاتے ہیں، کتاب و سنت کی روشنی میں اس عمل کی کوئی گنجائش ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

روزہ کے متعلق عام اصول یہ ہے کہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر ہونی چاہیے۔ چنانچہ حدیث میں حضرت ابو عطفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی موجود ہیں، ان میں سے ایک روزہ جلدی کھلتے ہیں اور سحری تاخیر سے کھاتے ہیں اور دوسرے صحابی افطار دیر سے کرتے ہیں اور سحری جلدی کھلیتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: ان میں افطار اول وقت اور سحری آخر وقت کرنے والا کون ہے؟ میں نے عرض کیا وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی یہی تھا۔ [1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سحری میں دیر کرنی چاہیے، اسے جلدی کھا کر سوجانا مستحسن امر نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں درج ذیل قباحتیں ہیں۔

1- یہ لوگ وقت سے پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں۔ 2- اکثر نماز فجر باجماعت ادا نہیں ہوتی۔ اس طرح فرض نماز باجماعت چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ 3- بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسے لوگ نماز فجر طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتے ہیں جو گناہ اور جرم ہے۔

ہاں اگر کوئی مجبور ہو تو الگ بات ہے عام حالات میں سحری میں تاخیر کرنا ہی مستحب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی معمول تھا کہ افطاری آفتاب غروب ہوتے ہی جلدی کرتے اور سحری آخر میں کھاتے تھے۔ (واللہ اعلم)

[1] نسائی، الصیام: ۲۱۶۰۔

حذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 224

محدث فتویٰ